فوٹو اور ویڈیو کی علمی تحقیق





مصنف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

ناشر بزم فیضانِ اویسیہ (باب المدینہ) کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ

فوٹو اور ویڈیو کی علمی تحقیق

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ہمارا دور قیامت کو قریب ہے اسی لئے اس میں بہ نسبت صدی گزشتہ کے فتنے وفساد زیادہ ہیں اور آنے والی صدیوں میں اورزیادہ ہونگے یہاں تک کہ بڑا فتنہ آئیگا جس سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے پناہ مانگی اور حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو بہت ڈرایا اور اس کی مفصل نشانیاں بتائیں وہ ہے فتنۂ دجال۔تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب ''قیامت کی نشانیاں''۔

دورِحاضرہ میں میرے نزدیک سب سے بڑے فتنے بدمذہبی فتنے ہیں کہ عوام کوخوش کرنے کے لئے مخصوص شرعیہ میں من گھڑت تاویلیں یا گول گول باتیں بنا کرعوام سے واہ واہ اور جھوٹی مدح وصول کرتے ہیں۔یہاں صرف دو فتنوں کا ذکر کرتا ہوں



فقط و السلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

۲۳ج ا۱۴۰۸ھ

''روزنامہ کوہستان''،جمعہ 29 اگست 1997ء 24 ربیع الثانی 1418ھ کا مضمون ذیل ایک صاحب نے بھیج کرتردید کا حکم فرمایا۔مصر کے مفتی اعظم نے بینک کے سود کو جائز قرار دیا۔جائز اور حلال شعبوں میں سرمایہ کرنے والے بنکوں سے حاصل ہونے والا سود جائز ہے اسلامی اور غیر اسلامی بنکاری کا کوئی تصور نہیں،اعظم شیخ ناصر کا فتویٰ۔

ابوظہبی(انٹرنیشنل ڈیسک)مصر کے ایک مفتی اعظم نے بینک کے سود کو جائز قرار دیا ہے۔اپنے ایک انٹرویو میں مفتی اعظم شیخ ناصر فرید وسل نے کہا ہے کہ اگر بینک ایسے شعبوں میں سرمایہ کاری کرتا ہے جو جائز اور حلال ہیں تو ان سے حاصل ہونے والا سود جائز ہے انہوں نے کہا کہ اگر حرام کاموں میں سرمایہ لگایا جائے تو پھر اسے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا انہوں نے کہا کہ اسلامی اور غیر اسلامی بینکاری کا کوئی تصور نہیں ہمیں بینک کے سود کے بارے میں متنازعہ اُمور سے اجتناب کرنا

چاہیے۔

دوسرے صاحب برطانیہ سے مستقل مضمون ''روزنامہ جنگ لندن''، 6 جون 1997ء میں ارسال فرماتے ہیں اس کا عنوان ہے کہ ''تصویر اور ویڈیو کی شرعی حیثیت'' اس میں مضمون نگار نے گول مول تحریر کے ذریعے تصویر اور ویڈیو دونوں کو جائز لکھا۔ فقیر اہل اسلام سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ان ٹیڈی مجتہدین کے بیانات کی طرف توجہ نہ دیں اس لئے کہ ان کا مذہب ہے کہ

یہ مسلمان اللہ بہ برہمن رام رام

نوٹ: مفتی مصر کے اجتہاد کی تردید کی ضرورت نہیں کیونکہ اس مجتہد کی غلطی اور خطا سب پر عیاں ہیں اور ہاں دوسرے ٹیڈی مجتہدین کے اجتہاد بلکہ تحریف کا رد ضروری ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور 6 جنوری 1997ء میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ویڈیو اور تصویر کی شرعی حیثیت سے کہا کہ اس کے بارے میں علماء کے دو موقف ہیں۔ بعض علماء اسے مطلقاً ناجائز سمجھتے ہیں جبکہ بعض کے نزدیک ایک دھات سے بنی ہوئی یا تراشیدہ مورتی تو ناجائز ہے البتہ کیمرے سے بنی ہوئی وہ تصاویر جو عبادت یا تعظیم کی نیت سے نہ ہوں مباح ہیں۔ جو علماء اسے مطلقاً حرام سمجھتے ہیں وہ تصویر کی حرمت کے تمام احکام کو فوٹو گرافی پر لاگو کرتے ہیں اس طرح حاصل شدہ تصویر کو عکس قرار دیتے ہیں حالانکہ اس دور میں اس تصویر کا کوئی وجود نہیں تھا لہٰذا جس تصویر کی حرمت احادیث مبارکہ میں آئی ہے یہ وہ تصویر ہے جو کسی دھات یا پتھر وغیرہ سے تراشی جائے جسے مورتی کہتے ہیں۔

حرمت کی دو صورتیں ہیں حرمت بالذات اور حرمت بالعرض۔ بالذات حرمت یہ ہے کہ وہ چیز ہر حالت میں فی نفسہ حرام ہو جیسے خنزیر، شراب وغیرہ جبکہ حرمت بالعرض یہ ہے کہ وہ چیز فی نفسہ حرام نہ ہو بلکہ کسی وصف کی وجہ سے حرام ہوا گر وہ وصف اور عرض اُٹھ جائے تو اس میں حرمت باقی نہیں رہتی وہ چیز مباح ہو جاتی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔''

کتا ایک نجس جانور ہے طبع سلیم میں کتے اور تصویر کا نجاست وقباحت میں ایک ہونا سمجھ میں نہیں آتا جبکہ طبع سلیم اور احکام دین میں تضاد نہیں ہوسکتا لیکن حکم وحرمت میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو برابر کردیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اُتروا دیا اور فرمایا کہ اُس نے میری توجہ کو دوسری جانب مشغول کردیا تھا اس حدیث

سے حرمت کے قائل علماء نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تصویر حرام ہے اگر جائز ہوتی تو آپ ﷺ پردہ ہٹانے کا حکم نہ دیتے جبکہ دوسرے علماء کا موقف یہ ہے کہ اگر کلیتاً حرام ہوتا تو کیا حضور ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ گھر میں تصویر والا پردہ لٹکا ہوا ہے خود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دین کا مکمل فہم رکھتی تھیں آپ ﷺ نے انہیں نصف دین قرار دیا اس کے باوجود گھر میں پردے کا لگا ہوا ہونا اور آپ کا نماز پڑھ لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اسے مباح و جائز سمجھتی تھیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک کھلونا گھوڑے کی شکل کا تھا جس کے پر تھے۔حضور ﷺ نے مسکرا کر پوچھا کبھی گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں۔انہوں نے عرض کی حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر تھے یہ سن کر حضور ﷺ مسکرا پڑے اور اندر تشریف لے گئے۔اب اگر غور کریں تو کھلونے مورتیوں کی مانند ہیں اس کے برعکس تصویر تو محض عکس ہے۔اس قسم کی احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جن کی حرمت آئی ہے ان کی معنی و مدعا کچھ اور ہے کیونکہ اس کا تعلق عبادت، تعظیم و تکریم کے ساتھ نہ تھا اس لئے آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔فوٹوگرافی بھی ماضی کی یادگار کے طور پر کی جاتی ہے اس لئے اس میں بھی حرمت کی علت نہ ہونے کی وجہ سے یہ حرام نہ ہوئی بلکہ مباح ہوئی۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے نافرمان، مشرک، کینہ پرور، زانی، شرابی اور تہہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی شب برأت اور لیلۃ القدر میں بھی بخشش نہیں ہوتی۔شلوار یا تہہ بند لٹکانا اتنا بڑا گناہ ہوگا کہ فضیلت والی راتوں میں بھی اس کی بخشش نہیں ہوتی۔مفہوم بالکل واضح ہے کہ قریش کے امراء تکبر کے طور پر کپڑے نیچے لٹکایا کرتے تھے تکبر کی وجہ سے اس کو شرک، زنا اور دیگر گناہ کے برابر قرار دیا لیکن اگر کسی دور میں یہ تکبر کی علامت نہ ہو، نہ ''رسمی'' تو اس پر یہ حکم صادر نہیں ہوگا احکام کو علت کے بغیر سمجھنے سے مسائل کا صحیح ادراک نہیں ہوتا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے ہوتا تھا جب یہ حکم آیا تو اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو تکبر کرنے والوں کے لئے ہے۔ثابت ہوا کہ اگر تکبر جو حکم کے اصل علت تھا وہ نہیں رہا پھر وہ حکم بھی باقی نہیں رہا۔

مسئلے کی وضاحت کے باوجود جو لوگ تصویر کی حرمت کے قائل ہیں۔میں ان کے موقف کو باطل یا غلط نہیں تصور کرتا اور جو عکسی تصویر کے جواز کے قائل ہیں ان کے پاس یہ حدیث دلیل شرعی ہے۔دونوں کے پاس اپنے دلائل ہیں میں خود دوسرے موقف کو ترجیح دیتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب

اس طرح ویڈیو کا مسئلہ ہے کہ آج ہم نے بدی کے ساتھ جنگ لڑنی ہے۔بدی بلیو پرنٹس کے ذریعے، وڈیو کے

ذریعے اور ہزاروں دیگر جدید کمیونی کیشن (Communication) کے ذرائع سے گھر گھر پھیل رہی ہے۔ بدی اگر امریکہ میں ہو رہی ہے تو آپ یہاں دیکھ رہے ہوتے ہیں بدی کو پھیلانے کے لئے ہم وڈیو فلموں کے زور کو پھیلاتے ہیں۔ آج اگر یہ سب کچھ ہم بند کر دیں روک دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے بدی کو walkover دیدیا ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: اس ٹیڈی مجتہد نے فوٹو (تصویر) کے جواز کے لئے دھوکے سے کام لیا ہے اور اُصولِ اسلام سے ہٹ کر اپنے غلط خیالات کو دخل انداز کیا ہے۔ اس کی تفصیل اگلے صفحات میں عرض کردونگا۔ اس سے پہلے حضور نبی پاک ﷺ کے صریح ارشادات حاضر ہیں ممکن ہے کسی خداترس کو اسی فوٹو کی بیماری سے نجات نصیب ہو۔

احادیث مبارکہ:

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ [1]

یعنی ہر فوٹو گرافر جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر (فوٹو) کے بدلے جو اس نے بنائی تھی۔ ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ اسے دوزخ میں عذاب دے۔

حدیث مبارک:

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً [2]

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میرے بنائے ہوئے کی طرح (تصویر فوٹو) بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دے۔

[1] (صحیح المسلم، کتاب اللباس والزینۃ، الباب لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ، الجزء۳، الصفحۃ ۱٦٧٠، الحدیث ۲۱۱۰، دار احیاء التراث العربی- بیروت)

[2] (صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالی واللّٰہ خلقکم وماتعملون انا کل شی ء، الجزء۹، الصفحۃ ١٦١، الحدیث ٧٥٥٩، دار طوق النجاۃ)

(صحیح المسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ، الجزء۳، الصفحۃ ١٦٧١، الحدیث ۲۱۱۱، دار احیاء التراث العربی- بیروت)

حدیث مبارک:

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ[۳]

یعنی قیامت میں سب سے زیادہ عذاب تصویر (فوٹو) بنانے والے کو ہوگا۔

حدیث مبارک:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ [۴]

یعنی بے شک فوٹوگرافر کو عذاب دیا جائے گا اور انہیں یہ کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

حدیث مبارک:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّی يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ [۵]

---

[۳] (صحیح البخاری ،کتاب اللباس ،باب عذاب المصورین یوم القیامة، الجزء۷، الصفحة۱٦۷، حدیث ۵۹۵۰،دار طوق النجاة)

(صحیح المسلم ،کتاب اللباس والزینة ،باب لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة ، الجزء۳، الصفحة۱٦۷۰، الحدیث۲۱۰۹،دار احیاء التراث العربی- بیروت)

(مسند احمد،کتاب مسند المکثرین من الصحابة ، مسند عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه عنه ، الجزء٦، الصفحة۲۳، الحدیث۳۵۵۸،مؤ سسة الرسالة)

[۴] (صحیح البخاری ،کتاب اللباس ،باب عذاب المصورین یوم القیامة، الجزء۷، الصفحة۱٦۷، حدیث ۵۹۵۱،دار طوق النجاة)

(صحیح المسلم ،کتاب اللباس والزینة ،باب لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة ، الجزء۳، الصفحة۱٦٦۹، الحدیث۲۱۰۸،دار احیاء التراث العربی- بیروت)

(مسند احمد،کتاب مسند المکثرین من الصحابة ، مسند عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنه ، الجزء۸، الصفحة۳۳۰، الحدیث٤۷۰٦،مؤ سسة الرسالة)

[۵] (صحیح البخاری ،کتاب البیوع ،باب بیع التصاویر التی لیس فیها روح وما یکره من ذلك، الجزء۳، الصفحة۸۲، الحدیث۲۲۲۵،دار طوق النجاة)

(صحیح المسلم ،کتاب اللباس والزینة ،باب لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة ، الجزء۳، الصفحة۱٦۷۱، الحدیث۲۱۱۰،دار احیاء التراث العربی- بیروت)

(مسند احمد،کتاب مسند المکثرین من الصحابة ، مسند ابی هریرة رضی اللّٰه عنه رضی اللّٰه عنه ، الجزء۱٦، الصفحة۳۲۳، الحدیث۱۰۵٤۹،مؤ سسة الرسالة)

یعنی فوٹوگرافر کو عذاب ہوگا اُس وقت تک کہ وہ اپنے بنائے ہوئے فوٹو میں پھونکے اور یہ اس کے بس کی بات نہیں۔

فائدہ: یعنی نہ فوٹو میں روح پھونک سکے گا اور نہ عذاب سے چھٹکارا پا سکے گا۔

حدیثِ مبارک:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ عُنُقٌ مِنْ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِينَ ۶

یعنی قیامت میں دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں جن سے وہ دیکھے گی اور دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی وہ کہے گی میں تین اشخاص پر مسلط ہونگی۔ مشرک پر، سرکش اور فوٹوگرافر پر۔

حدیثِ مبارک:

إِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَإِمَامٌ جَائِرٌ، وَهَؤُلاءِ الْمُصَوِّرُونَ. ۷

یعنی قیامت میں دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا حاکم، ظالم یا فوٹوگرافر۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: ان وعیدات میں فوٹو کھینچنے والا اور رضامندی سے کھنچوانے والا برابر کے شریک ہیں۔ ٹیڈی مجتہد نے احادیثِ مبارکہ کی وعیدات کو یوں اُڑایا کہ یہاں سے مراد فوٹو تصویر مراد نہیں جو دورِ حاضرہ میں مروج ہیں بلکہ وہ تصویر فوٹو مراد ہے جو کسی دھات یا پتھر وغیرہ سے تراشی جائے جسے مورتی کہا جاتا ہے۔ چودہ سو سے زائد عرصہ گزر گیا ہے کسی نے ان احادیث سے دھات یا پتھر کی تراشی ہوئی مورتی مراد لی ہو۔ سابق دور میں ہاتھ سے تصویر (فوٹو) بنایا جاتا۔ اسلاف صالحین رحمہم اللہ نے انہیں احادیثِ مبارکہ کے عموم سے خاص نہیں کیا اس سے پہلے ان کے سردار مودودی نے بھی ایک تاویل گھڑی تھی جیسے پانی اور آئینہ (شیشہ) وغیرہ میں تصویر آجاتی ہے شرعًا جائز ہے تو یہ بھی جائز لیکن علماءِ کرام نے اسے ایسا ٹھکرایا کہ پھر یہ دلیل نہ وہ ٹیڈی منور کر سکے نہ آج کے ٹیڈی۔

---

۶ (سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم عن رسول الله، باب ماجاء فی صفة النار، الجزء٤، الصفحة٢٨٢، الحديث٢٥٧٤، دارالغرب الاسلامی- بيروت)

(مسند احمد، کتاب مسند المکثرين من الصحابة، مسند ابی هريرة رضی الله عنه رضی الله عنه، الجزء١٤، الصفحة١٥٢، الحديث٨٤٣٠، مؤسسة الرسالة)

۷ (المعجم الكبير للطبرانی، الجزء١٠، الصفحة٢١٦، الحديث١٠٥١٥، مكتبة ابن تيمية- القاهرة)

قاعدہ: اسلامی ضابطہ کی طرف ٹیڈی مجتہدین نے توجہ نہیں کی کہ حرمت تصویر چہرہ کی وجہ سے ہے کہ اللہ نے اسے بہت بڑا معزز ومکرم بنایا ہے۔حدیث شریف میں ہے: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ ۸

یعنی اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر بنایا۔(اگر چہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہیں) لیکن علماء کرام نے اسے چہرہ کے اکرام واحترام پر محمول کیا ہے۔احادیثِ مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ کسی کو جسم کے ہر حصہ پر ضرب وغیرہ مار سکتے ہو لیکن چہرہ پر مارنے سے بچو یہ چہرے کے اکرام واحترام کے لئے فرمایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر فوٹو اور تصویر کو کاٹ دیا جائے تو پھر وہ تصویر اور فوٹو کے حکم میں نہیں رہیگی۔

ازالۂ وھم: ٹیڈی مجتہدین نے علمی سکہ جمانے کے لئے ایک اسلامی ضابطہ لکھا لیکن اس کا اصلی حلیہ بگاڑ دیا لکھا کہ حرمت دو قسم ہے بالذات و بالعرض۔ یہ دونوں قاعدے صحیح ہیں لیکن ٹیڈی مجتہد نے صرف اپنے مطلب کے لئے قاعدہ حرمت بالعرض کو لے کر ایسی مثالیں پیش کر دیں جو حرمۃ بالعرض کی قسم کی ہے باقی قسمیں ترک کر دیں جس کی تفصیل اُصول فقہ میں ہے یہ قاعدہ ایک دوسرے ٹیڈی مجتہد کی تقلید میں پیش کیا جس نے چند سال پہلے اخبار میں شوشہ چھوڑا تھا کہ عقیقہ منسوخ ہے مولویوں نے اپنے پیٹ پوجا پر اسے جائز کیا ہوا ہے اس نے اس کی تردید پر متعدد حوالہ جات لکھے یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی پیش کر دیا اس نے بھی ہمارے ٹیڈی مجتہد کی طرح منسوخ کی صرف ایک قسم لے لی اور بس۔حالانکہ منسوخ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) منسوخ ہونے کے بعد حرام جیسے شراب وغیرہ،(۲) منسوخ ہونے کے مستحب یا مباح وغیرہ جیسے صوم عاشوراء اور بزرگوں کی خدمت حاضری کے وقت ہدیہ ونذرانہ اس کا حکم وجوب تعمیل سے پہلے منسوخ ہو گیا لیکن اس کا استحباب باقی ہے اس کی کئی مثالیں تفاسیر میں موجود ہیں مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''ناسخ ومنسوخ'' پڑھیئے۔

ٹیڈی مجتھدین کو تعجب: کتا تو نجس ہے لیکن تصویر نجس نہیں لیکن حضور ﷺ نے دونوں کو برابر کر دیا اس پر تعجب ہے۔(لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)

---

۸ یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں۔اس کے علاوہ یہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف کے علاوہ دیگر کُتبِ احادیث میں بھی موجود ہے۔

(مسند احمد ،کتاب باقی مسند المكثرين،مسندابی هريرة رضی الله عنه، الجزء١٤، الصفحة٤٦،الحديث٨٢٩١، مؤسسة الرسالة)

(صحيح البخاری ،كتاب الاستئذان ،باب بدء الاسلام، الجزء٨، الصفحة٥٠، الحديث٦٢٢٧،دار طوق النجاة)

(صحيح المسلم ،كتاب البر والصلة والآداب ،باب النهی عن ضرب الوجه ، الجزء٤، الصفحة٢٠١٢، الحديث٢٦١٢،دار احياء التراث العربی- بيروت)

ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہزاروں حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے۔اسی حکم میں نامعلوم کتنی حکمتیں ہونگی پھر ٹیڈی مجتہد کا نا سمجھنا یہ اس کی جہالت کی دلیل ہے ورنہ ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ نجس دو قسم ہے ظاہری ،معنوی۔کیا تصویر و فوٹو نجس معنوی نہیں تو اسی نجاست سے ملائکہ کو نفرت ہے۔

دھوکہ سراسر دھوکہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پوری روایت بیان کرنے کے بجائے اپنا مفہوم بیان کر کے غلط استدلال کیا وہ یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عالمہ، فاضلہ ہو کر فوٹو دار پردہ لٹکایا کیوں ہے اس سے ثابت کیا کہ وہ جواز کے قائل تھیں تو لٹکایا پھر دوسری دلیل حضور ﷺ نے اس فوٹو والے پردے کے سامنے نماز پڑھی۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل سے کس کو انکار ہے ہاں شیعوں کو جو اس ٹیڈی مجتہدین کے چہیتے دوست ہیں لیکن یہ قاعدہ ٹیڈی مجتہد کو معلوم نہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوں یا دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اگر کوئی کام اپنے اجتہاد پر کر لیتے تو رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی سننے کے بعد وہ اپنے اجتہاد کو خطاء سمجھ کر ترک کر دیتے اسکی بیشمار مثالیں اصولِ فقہ اور حدیثِ مبارکہ اور تفاسیر شریف میں موجود ہیں۔

ڈاکہ یا چوری سینہ زوری: ٹیڈی مجتہد نے لکھا کہ اس تصویر دار پردہ پر تصویر کے باوجود نماز پڑھ لی یہ حدیث صحیح کے خلاف لکھا ہے فقیر اصل حدیث شریف من و عن لکھ کر اہل اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ ایسے ٹیڈی مجتہدین کے دھوکہ سے بچیں۔

حدیثِ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

اُم المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا۔جب حضور اقدس ﷺ واپس تشریف لائے اس کے ملاحظہ سے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔اندر تشریف نہ لائے۔ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ⁹

---

⁹ (بخاری شریف ،کتاب النکاح،الباب هل يرجع اذا رای منكرا فی الدعوة، الجزء۷ ، الصفحة۲۵، الحديث ۵۱۸۱،دار طوق النجاة)

(صحيح المسلم ،كتاب اللباس والزينة ،باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة ، الجزء۳، الصفحة۱۶۶۹، الحديث۲۱۰۷،دار احياء التراث العربی- بيروت)

(مسند احمد ،كتاب باقی مسند المكثرين،مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضی اللّٰه عنه، الجزء۴۳، الصفحة۱۹۸،الحديث ۲۶۰۹۰، مؤسسة الرسالة)

یعنی یارسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور اسکے رسول علیہ السلام کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ؎۱۰

یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان فوٹو گرافروں پر ہے جو خدا تعالیٰ کے بنائے کی نقل اتارتے ہیں۔

تعجب بالائے تعجب: حضور سرور عالم ﷺ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس عمل سے ناراضگی ظاہر فرمارہے ہیں اور فوٹو والے پردہ کی وجہ سے دولت کدہ میں تشریف نہیں لاتے لیکن ٹیڈی مجتہد نماز پڑھنا بھی ثابت کر رہے ہیں اور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے اس عمل سے توبہ کا اظہار فرمارہی ہیں لیکن ٹیڈی مجتہد وہابیوں غیر مقلدین کیطرح بعض صحابہ کے خطائی اجتہاد کے جواز استدلال کررہے ہیں۔

دیوبندیوں وھابیوں والا طریقہ: چونکہ ٹیڈی مجتہد کا وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ بھی یارانہ رہے انہیں خوش کرنے کے لئے کبھی ان کے اُصول وضوابط کو اپنے ٹیڈی اجتہاد میں شامل کرلیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہی ہے جو تصویر دار پردے کی حدیث سے استدلال کیا کہ کیا حضور ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ گھر میں تصویر والا پردہ لٹکا ہوا ہے۔ ہم (اہلسنت) کہتے ہیں ضرور تھا لیکن مجتہد صاحب نے داعیہ جملہ میں وہابیوں دیوبندیوں کا انداز اختیار کیا کہ علم تھا تو آپ ﷺ نے پردے کو ہٹانے کا حکم نہ دیا اور ساتھ ہی نماز بھی پڑھ لی (معاذاللہ) حالانکہ پردے والی حدیث فقیر نے بخاری ومسلم سے نقل کی جو ڈاکٹر صاحب کے دعویٰ کے سراسر خلاف ہے۔ یہی طریقہ دیوبندیوں وہابیوں کا ہے اپنی بات منوانے کے لئے منسوخ آیات واحادیث پر عمل کرلینا یا اپنی طرف سے عبارات اور غلط کتب کسی بڑے بزرگ کی طرف منسوب کردینا۔

فقیر ڈاکٹر طاہر القادری سے درخواست کرتا ہے کہ جس حدیث شریف سے استدلال کیا وہ اصل مع حوالہ لکھیں اگر کوئی حدیث ہو تو امام بخاری وامام مسلم رحمہما اللہ کی سند کی طرح اس کی مضبوط ہو ورنہ آج ہی توبہ کریں کہ ایک صحیح حدیث چھوڑ کر اپنی طرف من گھڑت بات لکھ دی یا اُصول حدیث چھوڑ کر ٹیڈی مجتہد ہونے کا ثبوت دیا۔

سلیمانی گھوڑا: ڈاکٹر صاحب نے سلیمانی گھوڑے سے تصویر کا جواز ثابت کیا ہے یہ ان کی اپنی دانش ہے لیکن شارحین نے اسے تصویر کے کھاتے میں نہیں ڈالا۔

؎۱۰ حوالہ پہلے گذر چکا ہے۔

فوٹوگرافر کی ہمت افزائی: یہ ڈاکٹر صاحب کا آخری وار ہے جو فوٹوگرافر کو بچانے پر غلط استدلال کیا اس کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ فوٹو یا تصویر مورتی ہو یا کیمرے وغیرہ سے جائز ہے اس لئے کہ اس کی حرمت کی علت تھی کہ فوٹو (تصویر) اور مورتی سے خطرہ تھا کہ آنے والی نسلیں پھر بت پرستی میں مبتلا نہ ہو جائیں اب چونکہ خطرہ ٹل گیا اسی لئے حرمت ختم ہوگئی اور اس کا جواز رہ گیا۔ اپنا علمی سکہ بٹھانے کے لئے دو حدیثیں نقل کر دیں جو ڈاکٹر صاحب کے مقصد پر دلالت کرتی ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کو شاید یہ معلوم نہیں وعیدات میں استثناء ہوتا ہے کیمرے والوں کے گناہ میں کون سے لوگ مستثنیٰ ہیں جیسے چادر لٹکانے کی وعید سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر رفع علت سے حکم رفع کو مطلق رکھ کر فوٹوگرافر کو شاباشی کا تمغہ عطا فرما دیا۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: ڈاکٹر صاحب یہ وکالت نہیں بلکہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ یہ ڈاکٹر بھی مودودی کی طرح شریعت کے عقائد و مسائل کو جھوٹی سیاست پر حل کرتا ہے مثلاً چاند دوٹکڑے ہونے والی حدیث نا قابل قبول لکھ کر علت یہ بتائی کہ اس کے ابتدائی راوی بچے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ فقیر اُویسی نے اس کا جواب لکھا کہ جناب یہ راوی پاکستانی نہیں بلکہ یہ بچے صحابی اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صاحبزادے ہیں۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ''شق القمر'' میں پڑھیئے۔

فقیر کی باری: ڈاکٹر صاحب نے اپنا ورک (Work) کر لیا لیکن اب فقیر کی سنے یہ قاعدہ صحیح ہے رفع العلة کے فع الحکم ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں فقیر صرف دو مثالیں پیش کرتا ہے تا کہ اہلِ انصاف کو معلوم ہو ٹیڈی مجتہدین دین کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ دین کی تحریف کر رہے ہیں ان میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں کفار مکہ کی شرارت تھی کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نمازوں میں خلل انداز ہوتے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے اُن کے مصروف اوقات میں نماز جہری کا حکم فرمایا اور ان کی شرارت کے اوقات میں سری کا حکم فرمایا مثلاً ظہر و عصر میں کفار کاروبار کی وجہ سے باہر ہوتے نمازیوں کی نماز میں شرارتیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا ان دو وقتوں میں نماز میں اخفاء کرو اور مغرب کو کھانے میں مصروف ہوتے عشاء کو قصے کہانیوں میں مصروف ہو جاتے صبح کو سوئے رہتے اسی لئے ان اوقات میں نماز میں قراۃ بالجہر کا حکم فرمایا لیکن بعد کو علت ختم ہوگئی لیکن حکم تا قیامت جاری و ساری ہے۔ اسی سے فوٹوگرافر کی نجات ممکن ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے فتویٰ پر عمل کرنے سے لیکن ڈاکٹر صاحب۔

واللہ ورسولہ ﷺ اعلم۔

دوسرا مسئلہ سفر کی قصر اس کی علت مسافت طے کرنے کی مشقت وغیرہ لیکن اب سفر کی آسانیاں سب کو معلوم ہے مثلاً ہوائی جہاز کا سفر وغیرہ وغیرہ۔اس کے باوجود (قصرِ سفر) دو رکعت ہی رہیگی اس طرح فقیر درجنوں مثالیں پیش کر سکتا ہے لیکن اختصار کے پیش نظر اہل نظر کے لئے کافی ہے۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب چونکہ وکیل بھی رہے ہیں اسی لئے ان کے اجتہاد کا رُخ وکالت کی طرف ہوتا ہے جیسے مودودی سیاسی لیڈر تھا اسی لئے اس کے اجتہاد کا رُخ سیاست کی طرف ہوتا۔اہل اسلام کو دعوت ہے کہ ان دونوں کے اجتہادی مسائل کو غور سے پڑھیں۔آپ کو فقیر کا بتایا ہوا قاعدہ سامنے آجائے گا اسی لئے فقیر مودودی دیوبندیت سے گمراہ ہو کر ٹیڈی مجتہد بنا اور ڈاکٹر طاہر القادری بریلویت سے منہ موڑ کر ٹیڈی مجتہد بنا اسی لئے فقیر نے اس کا نام رکھا ہے ''بریلوی مودودی'' اور خود ڈاکٹر صاحب یہی چاہتا ہے کہ وہ مودودی والی چال چلے۔

وڈیو کے جواز پر ڈاکٹر صاحب کا اجتہاد: اسی اخبار جنگ کے مضمون کے آخر میں وڈیو کے جواز پر مضحکہ خیز دلیل پیش کی جسے پڑھ سنکر علمائے ملت کو کوفت ہوتی ہے بلکہ اہل فہم مسلمان بھی ڈاکٹر صاحب کو اپنے ذہن کے علاج کا مشورہ دینگے۔دلیل پڑھیئے اور اس کا جواب بھی ڈاکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ برائی ملک میں پھیل رہی ہے۔ہم وڈیو وغیرہ سے اس کا زور توڑ کر رہے ہیں یہ دلیل اس طرح کی ہے کہ حرام مال جمع کر کے پڑھے یا حرام کمائی سے غریبوں، مسکینوں کو اجر وثواب کا انتظار کرے وغیرہ وغیرہ۔

جب تحقیق سے ثابت ہوا کہ فوٹو تصویر کھچوانا حرام ہے اور وڈیو اور ٹی وی وغیرہ میں تصویریں نہیں تو اور کیا ہیں اس کے جواز پر بھی یار لوگوں نے جواز کی عجیب وغریب تاویلیں گھڑی ہیں اور ضخیم کتابیں اور رسالے لکھ کر عوام کو خوش کیا ہے اس کے رد میں تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا خان صاحب مدظلہ کی تصنیف کافی ہے۔آخر میں ایک قاعدہ عرض کر دوں سب کو معلوم ہے اس ٹیڈی مجتہد کے اجتہاد سے چھٹکارا مل جائے وہ یہ کہ نصوص صریح قرآن وحدیث میں من مانی تاویل کرنا تحریف ہے۔محض سہولت یا اپنے خیالات پر اجتہاد کرنا حرام ہے جیسے فوٹو اور وڈیو وغیرہ میں کیا جارہا ہے۔

ڈش وغیرہ کی خرابیاں: اسی صدی سے پہلے کے لوگ محرّمات سے زنا کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اور دور حاضرہ یعنی اسی صدی میں آئے دن درجنوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں واقعات سننے میں آتے ہیں بلکہ غلطی کرنے والے خود معترف ہو کر فتویٰ کی طلب میں ہوتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔مفتیوں نے کہا کہ جناب کی زوجہ بھی آپ پر حرام اور بیٹی سے جو منہ کالا کیا اس کی سزا آخرت میں سخت ہوگی اور دنیا میں کون حد لگائے لیکن جناب کی زندگی بھر رسوائی رہے گی۔

فرمایا سید دوعالم ﷺ نے: إن الله لما خلق الجنة قال لها: تكلمي فقالت :سعد من دخلني فقال الجبار جل جلاله :وعزتي وجلالي لا يسكن فيك ثمانية نفر من الناس: لا يسكنك مدمن خمر ولا مصر على الزنا ولا قتات وهو النمام ولا ديوث (نزهة الناظرين) [1]

یعنی اللہ جبار وقہار جل جلالہ نے جنت سے فرمایا اے جنت مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم تیرے اندر نہ تو کوئی شرابی داخل ہوسکتا ہے نہ زانی نہ چغل خور نہ دیوث۔

فائدہ: دیوث کا معنی ہے بے غیرت یعنی اپنے گھر میں بیوی اور بہو بیٹیوں کے ہاں غیر مردوں کو آنے جانے سے نہ روکے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ (پارہ۱۸،سورۃ النور،آیت ۳۰)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ آپ مسلمان مردوں کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔(زنا سے بچیں)

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (پارہ۱۸،سورۃ النور،آیت ۳۱)

ترجمہ: اور اے محبوب ﷺ مسلمان عورتوں کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (بدکاری سے بچیں)

فائدہ: ان دونوں مضمونوں میں مرد وعورت کو بدنگاہی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اسی لئے کہ زنا کا سب سے پہلا مرحلہ نگاہ طے کرتی ہے اور اس سے بچنا سخت مشکل ہے کیونکہ یہ نگاہ دل پر زبردست طریق سے تیر پھینکتا ہے۔

نگاہ کی تاثیر: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بیگانی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے بچو، اس لیے کہ دل میں اس سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔(یونہی بے ریش حسین لڑکے کا چہرہ)

شیطان کا تیر: روح البیان میں ہے کہ انسان کے جسم میں شیطان کا سب سے بڑا تیر انسان کی آنکھ ہے اس لیے دوسرے حواس اپنے مقام پہ ساکن ہیں انھیں جب تک شے مس نہیں کرتی اس وقت تک حرکت میں نہیں آتے بخلاف آنکھ کے کہ یہ دور ونزدیک ہر طرح سے انسان کو کام دیتی ہے اور اسی کے ذریعے سے ہی انسان بہت سی غلطیوں کا شکار ہوجاتا ہے۔

---

[1] (تخريج احاديث احيا ء العلوم الدين، الجزء٤، الصفحة ١٧٧٤،الحديث ٢٨٠٠،دارالعاصمة للنشر - الرياض)

جامع الاحادیث کے الفاظ تھوڑے مختلف ہیں۔

(جامع الاحاديث،حرف الهمزة،الجزء٨، الصفحة ١٦٤، الحديث ٧٠٣٤)

ایں همه آفت که به تن می رسد	ازنظر توبه شکن می رسد
دیده فروپوش چودردرصدف	تانشوی تیر بلا راهدف [12]

یعنی یہ جملہ آفات جوانسان کوپہنچتی ہیں اسی آنکھ توبہ شکن سے ہی پہنچتی ہیں ۔آنکھ کوایسے چھپا کے رکھ جیسے صدف میں موتی چھپا ہوتا ہے تاکہ بلیات کانشانہ نہ بنو۔

اسی لئے شرع میں پہلی بار اچانک کسی اجنبی عورت وغیرہ کودیکھنا معاف ہے اس کے بعد دوبارہ دیکھے گا تو عمداً دیکھنے میں داخل ہوگا۔

حدیث شریف 1: حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اے ابن آدم! پہلی بار دیکھنا تیرے لیے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنے سے بچنا، ورنہ وہ تیرے لیے ہلاکت کا موجب بنے گا۔ [13]

حدیث شریف 2: حضور سرورِکونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا، اے میرے اُمتیو! تم چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہارے لیے بہشت کا ضامن ہوں وہ چیزیں یہ ہیں:



۱۔جب بات کروتو سچ بولو۔

۲۔جب وعدہ کروتو اسے پورا کرو۔

۳۔جب امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کرو۔

۴۔اپنے فروج (شرمگاہ) کی حفاظت کرو۔

۵۔اپنی آنکھوں کو غیر محارم سے بچاؤ۔

۶۔اپنے ہاتھوں کو حرام کاری سے محفوظ رکھو۔ [14]

---

[12] (روح البیان، پارہ ٢٤، سورۃ النور، الآیت ٣٠،الجزء٦، الصفحۃ ١٤٠، دارالفکر-بیروت)

[13] یہ حدیث شریف تھوڑے مختلف الفاظوں کے ساتھ تقریباً حدیث کی تمام مشہور کتب میں موجود ہے۔

[14] (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان الخ، باب الصدق الخ،المجلد١، الصفحۃ٢٤٥،الحدیث ٢٧١،دارالکتب العلمیۃ-بیروت)

﴿سابق انبیاء علیہم السلام کے ارشادات﴾

۱) كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ، يَقُولُ :النَّظَرُ يَزْرَعُ فِي الْقَلْبِ الشَّهْوَةَ وَكَفَى بِهَا خَطِيئَةٌ

(نزهته الناظرین۔صفحه۲۰۶) [۱۵]

یعنی سیّدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لوگو! بدنگاہی سے بچو کیونکہ غلط نظر سے دیکھنے سے دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہ شہوت فتنہ (زنا) کے لئے کافی ہے۔

۲) قال داؤد علیه السلام لابنه! یا بنی امش خلف الأسد و الأسود و لا تمش خلف المرأة۔

(نزهة الناظرین ،صفحه۲۰۶) [۱۶]

یعنی سیّدنا داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا اے بیٹا تو شیر کے پیچھے جاسکتا ہے کالے ناگ (سانپ) کے پیچھے جاسکتا ہے لیکن تو عورت کے پیچھے نہ جا۔ کیونکہ سانپ کا ڈسا ہوا نجات پاسکتا ہے لیکن بدنگاہی کا ڈس ایسا ظالم ہے کہ اس سے نجات مشکل ہے۔

چند واقعات آخر میں عرض کروں گا۔ (انشاء اللّٰہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری کاروائی: ۱) حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے ایک خاتون نے آپ سے مسائل دریافت کئے تو آپ نے صاحبزادہ کے چہرہ کو اس خاتون کے دیکھنے سے دوسری طرف کردیا کہ نہ وہ نوجوان دیکھے گا نہ بدنگاہی میں مبتلا ہوگا۔

۲) اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن جن میں پاکباز بیبیوں کو نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پردہ کا حکم فرمایا جب انہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں ہو۔ [۱۷]

فائدہ: کتنی نزاکت ہے بدنگاہی کے مسئلہ میں کہ بظاہر اگرچہ امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو فرمایا جارہا ہے لیکن درحقیقت انتباہ تو اُمّت کو ہے۔

---

[۱۵] (تاریخ دمشق لابن عساکر ، الجزء ٤٧ - الصفحة ٤٢٩ ،دارالفکر- بیروت)

[۱۶] (احیاء العلوم الدین، الجزء۳، الصفحة۱۰۲، دارالمعرفة- بیروت)

[۱۷] (سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی احتجاب النساء الخ،الجزء٤، الصفحة٣٩٩، الحدیث٢٧٧٨،دارا لغرب الاسلامی - بیروت)

بد نگاھی سے بچنے والے کا اجروثواب: جس طرح بدنگاہی کے ارتکاب پرسخت وعیدیں ہیں۔ یونہی اس سے بچنے والے کا اجروثواب بھی بڑا ہے اورجس نے اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچالیا اس کے لئے بڑے بڑے انعامات ہیں۔

۱) قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ ، فَمَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَنْ مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ لِلَّهِ ، أَوْرَثَ اللَّهُ قَلْبَهُ حَلَاوَةً إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ (تفسیر اِبنِ کثیر ،جلد۳،صفحہ۲٦٥) [۱۸]

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدنگاہی ابلیس کے زہریلے تیروں سے ایک تیر ہے جونامحرم عورت کے محاسن سے آنکھیں بند کرلیتا ہے اسے اللہ عزوجل قیامت تک اس کے دل میں عجیب وغریب لذت پیدا فرمادے گا۔

۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا (تفسیرِمظھری ،سورئہ نور) [۱۹]

یعنی فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان نے کسی عورت کے محاسن کواچانک دیکھا اس نے نظر نیچی کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی عبادت کی توفیق عطا کرے گا جس عبادت کی لذت محسوس کرے گا۔

۳) سیّدناعبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم "إِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهُ مَخَافَتِي أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ [۲۰]

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدنگاہی شیطان (ابلیس) کا زہرآلود تیر ہے اورجس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے بری نظر کو روک لیا اللہ تعالیٰ اس کو ایمان میں بدل دے گا جس کی چاشنی اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

۴) سیّدناابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ

---

[۱۸] ہمیں یہ حدیث شرح البخاری للسفیری میں انہی الفاظ کے ساتھ ملی جبکہ تھوڑے سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ حدیث تفسیر القرطبی والتفسیر القیم میں موجود ہے۔

(شرح البخاری للسفیری،المجلس السادس والاربعون، الجزء۲، الصفحة ۳۹۱،دار الکتب العلمیة، بیروت - لبنان)

(تفسیر القرطبی،پارہ۲٤، سورة النور، الآیة ۳۱،الجزء۱۲، الصفحة۲۲۷،دار و مکتبة الھلال - بیروت)

(تفسیر القرآن الکریم ،سورة الناس، قائدة نافعة، الصفحة ٦۹۰،دار و مکتبة الھلال - بیروت)

[۱۹] (التفسیر المظھری،پارہ۲٤، سورة النور، الآیة ۳۰،الجزء٦، الصفحة ٤۹۱،المکتبة الرشدیة - الباکستان)

[۲۰] (تفسیر اِبنِ کثیر ،سورة النور،الآیة ۳۰، الجزء٦، الصفحة٤۳،دار طیبة للنشر والتوضیع)

الْقِيَامَةِ ، إِلَّا عَيْنًا غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ ، وَعَيْنًا سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَعَيْنًا يَخْرُجُ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ ، مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، عَزَّ وَجَلَّ [۲۱]

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی مگر وہ آنکھ نہ روئے گی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے محفوظ رہی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی جتنا آنسو نکلا۔

۵) سیّدنا ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اُكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ : إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ وَإِذَا اُؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ. غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ [۲۲]

یعنی فرمایا رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میری امت تم میرے لئے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

۱)......جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔

۲)......جب تم میں سے کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔

۳)......جب تم میں سے کوئی وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔

۴)......تم اپنی نظروں کو نیچی رکھو۔ (محارم کی طرف مت دیکھو) ۵)......اپنے ہاتھوں کو روکو۔

۶)......اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: فقیر کا کام یہ تھا کہ سچائی سے آگاہ کردے جس کا اشارہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمۃ اور جید علماء نے جو فرمایا اب جس کا دل چاہے کہ حق تسلیم کرے یا نہ کرے۔ فقیر نے اپنی حجت قائم کردی یہاں تک کہ بدنگاہی کی بیماری کی خرابیاں اور اس سے بچنے کے فوائد عرض کئے مزید مطالعہ کے لئے فقیر کی کتاب ''بدنگاہی کی تباہ کاریاں'' کا مطالعہ کریں۔

فقط و السلام

مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان ۲۳ج۱۴۰۸ھ

[۲۱] (تفسير اِبنِ كثير ،سورة النور،الآية ۳۱، الجزء۶، الصفحة ٤٤ ،دار طيبة للنشر والتوضيع)

[۲۲] حوالہ گذر چکا ہے۔